پنجابی زبان کی ایک نامکمل اور نایاب تفسیر
(''تفسیر محمد امینی'' از محمد عمر اتالیہ)

ڈاکٹر محمود الحسن بزمی،اسسٹنٹ پروفیسر،شعبۂ اُردو/پنجابی،جی سی یونیورسٹی،لاہور

Abstract

The Quranic translations and commentaries were started in Persian and Urdu languages earlier but in Punjabi this tradition was very common in the 2nd half of the Nineteenth Century. This article deals with the analytical study of Tafseer Muhammad Ameeni written by Molvi Muhammad Umer Ataaliya who attributed his work to his Murshid Hazrat Ameen sindhi shah Naqshbnadi Aalomuharvi.

انیسویں صدی میں پنجابی زبان میں شعروادب کے علاوہ پنجابی تفسیر کا رجحان بھی نظر آتا ہے۔ پنجابی زبان میں پہلی باقاعدہ مکمل تفسیر محمد لکھوی صاحب نے تفسیر محمدی کے نام سے پیش کی یہ پہلی مکمل ماثوری تفسیر تھی۔ ماثوری تفسیر کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس میں مفسر قرآن وحدیث، صحابہ کرامؓ کے اقوال کے علاوہ اپنے سے پہلے مفسرین کی فکری وعلمی تشریحات وتوضیحات کی روشنی میں اپنی تشریحات کو پیش کرتا ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے انیسویں صدی کے آخر میں مولوی محمد عمر اتالیہ نے تفسیر امینی لکھنے کا آغاز کیا۔ تفسیر امینی بہت علمی تفسیر سمجھی جاتی ہے اس کا انداز ماثوری تفاسیر والا ہے۔ یعنی مفسر نے تفسیر لکھتے ہوئے مختلف مجموعہ ھائے حدیث اور معروف تفاسیر سے استفادہ کیا نیز قرآن وحدیث کو تفسیر میں باکمال خوبی مختلف حوالوں میں استعمال کیا۔ اگرچہ انھوں نے یہ تفسیر خود لکھی مگر اسے اپنے مرشد حضرت سیّد محمد امین المعروف سندھی شاہ نقش بندی آلومہاری کے نام منسوب کر دیا اس طرح عوام الناس میں یہ ان کے نام کی بجائے ان کے مرشد کے نام پر تفسیر محمد امینی معروف ہوئی۔ یہ تفسیر ۱۳۱۸ھ(۱) بمطابق ۱۹۰۰ء میں رفاع عام پریس لاہور سے چھپ کر لوگوں کے استفادے کے لیے عام کی گئی۔ تفسیر امینی کا زیرِ نظر نسخہ پہلے پارے سے لے کر پانچوں پارے یعنی قرآن مجید کی پہلی منزل کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔ اس کے کل صفحات ۱۴۸ ہیں اور سائز ۱۲×۱۰ انچ ہے۔ یہ نسخہ کافی پرانا ہونے کی بنا پر انتہائی بوسیدہ کاغذ کا حامل ہے اور چار پانچ دفعہ کی ورق گردانی سے صفحات متاثر ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ اس کا سرورق نہایت دیدہ زیب بیل بوٹوں سے مرصع ہے۔ ٹائٹل والے حاشیے کے بائیں طرف ایک عبارت موجود ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے:

''سوائے مہر جناب حضرت صاحب یا دستخط قلمی جامع عبارات کے مال مسروقہ شمار ہوگا''۔(۲)

اسی عبارت کے نیچے دستخط ثبت ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ اس تحریر کا مقصد یہ تھا کہ کوئی شخص اس تفسیر کا کوئی نسخہ اپنے طور چھپوانے کی کوشش یا جرأت نہ کرے اور اگر ایسا کوئی نسخہ دستخط یا مہر کے بغیر ملے تو وہ جعلی اور چوری شدہ ہوگا۔ مفسر یا اس کے مرشد ایسے نسخے سے بری الذمہ سمجھے جائیں گے۔ اس تفسیر نسخے کے سب سے آخری صفحہ پر ایک اشتہار موجود ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چھٹے پارے سے آگے کی تفسیر بھی زیر طباعت ہے۔ اگر چہ ہمیں یہ بہت زیادہ تلاش کرنے سے بھی مل نہیں سکی۔ نہ ہی اس کی اشاعت کا کہیں کوئی حوالہ نظر آیا۔ تفسیر محمد امینی ماثوری تفسیر ہونے کی بنا پر اپنے اندر کچھ قابل ذکر خصائص رکھتی ہے جس وجہ سے یہ امر بہت قابل تعریف اور اطمینان بخش ہے کہ اگر یہ مکمل حالت میں لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتی تو یہ ایک بہت شاندار علمی کام ہوتا۔ جس سے تفسیری علم اور روایت میں نہایت خاطر خواہ اضافہ ہوتا۔ تفسیر کے چند نمایاں خصائص کچھ اس طرح ہیں:

ماٰخذ:

تفسیر محمد امینی کے ماخذات میں تفسیر معالم تفسیر بیضاوی تفسیر جامع البیان تفسیر جلالین، تفسیر عباسی اور تفسیر شیخ اکبر، تفسیر حسینی تفسیر یعقوب چرخی تفسیر قادری تفسیر عروضی تفسیر حسینی، صحیح بخاری، صحیح مسلم، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ترمذی، موطا، ابوداؤد، بیہقی، دلائل النبوۃ تے آثار امام محمد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

تفسیر امینی کا سرورق بیل بوٹوں سے مرصع کیا گیا ہے البتہ ایک چوکھٹے کے اندر درج ذیل عبارت رقم ہے:

یا اللّٰہ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا فتاح

ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين

قوله تعالىٰ

انه لقرآنه كريم فى كتب مكنون لا يمسه الامطهرون تنزيل من ربّ العالمين۔

قرآن مجید مترجم پنجابی

مع تفسیر نُورٌعلیٰ نور مشہور

تفسیر محمد امینی پنجابی ۱۳۱۸

وقوله تعالىٰ

وما علمنه الشعرو ما ينبغى له ان هو الا ذكرٌ وقرآن مبينo لينذر من كان جيا بحق لقول علے

الكفرين وقوله تعالىٰ

واذ قرء القرآن فاستمعوا اله وانصتو لعلكم ترحمون

مطبع رفاہ عام لاہور (۳)

مولوی محمد عمر اطالیہ ایک عمدہ مفسر ہونے کے ساتھ ایک اعلیٰ محقق بھی تھے انھوں نے دیانت داری سے اپنے ماخذات کا ذکر یوں کیا ہے:

''خیال تھا کہ ترجمہ پنجابی بامحاورہ عربی، فارسی، اُردو پنجابی میں کیا جائے مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ عوام جو بے بہرہ علوم زبان سے ہوتے ہیں لیکن یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ ترجمہ ہی میں نہیں اسواسطے اکثر ترجمان عربی فارسی اور اُردو سے سوائے زیادتی اور کمی کے ترجمہ پنجابی زبان میں تحت لفظی تحریر ہوا اور اسوقت فقیر عاصی کے پاس کتاب ہائے تفاسیر عربی معالم اور بیضاوی اور جامع البیان اور جلالین اور عباسی اور شیخ اکبر ہیں اور فارسی تفاسیر حسینی اور یعقوب چرخی ہے اور اُردو قادری اور عروضی اور حسینی ہیں اور ترجمے اُردو اور فارسی تخمیناً قریب دس کے متفرق اشخاص کے ہیں فقیر نے بطور دریوزہ گری کے کتب تفاسیر اور ترجمہ ہائے سے بہ صفائی تمام ترجمہ تحت لفظی کیا ہے..... یہ ترجمہ ماشاءاللہ بہت صاف صاف تحت لفظی محاورہ اہل زبان پنجاب ہوا ہے۔''(۴)

محمد عمر اطالیہ اپنی تفسیر میں میں حافظ محمد لکھوی مفسر ''تفسیر محمدی'' کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

''چنانچہ اللہ رحمت کرے مولوی لکھو کے صاحب نے بہت جانفشانی سے کیا ہے۔''(۵)

تفسیر محمدامینی کا طرز ترجمہ اور انداز تفسیر عام پنجابی مفسرین جیسا ہی ہے لیکن ایک بات قابل ذکر ہے کہ وہ اپنی تفسیر میں ہر صفحہ پر چار حواشی دے کر سارا تحریری مواد ان کے اندر پیش کرتے ہیں ان حواشی کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ وہ سب سے اندر والے حاشیے میں قرآن مجید کا متن اور چوکھٹے میں اس کا لفظی نثری پنجابی ترجمہ لکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ دوسرے حاشیے میں پنجابی نظم میں تفسیر لکھتے ہیں جب کہ تیسرے اور چوتھے حاشیے وضاحت طلب نکات، قابل تشریح قرآنی الفاظ اور مختلف واقعات کی توضیح بہت سادہ اور رواں زبان میں کرتے ہیں جگہ جگہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ عظامؓ اور ائمہ اکرام درج کرتے ہیں تا کہ اپنے موقف کو مستند، مدلل، زوردار اور جامع بنا کر پیش کر سکیں۔

طریق اور منہجِ تفسیر:

جب ہم تفسیر محمدامینی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ مفسر سب سے اندر والے چوکھٹے کے اندر قرآنی متن کے ساتھ پنجابی نثری ترجمہ تحت اللفظ درج کرتے ہیں یعنی ہر قرآنی لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے ہی درج کرتے ہیں پھر اس نثری ترجمے میں مزید وضاحت کے لیے تشریحی الفاظ اور بعض اوقات تشریحی کلمات بھی قوسین میں درج کر دیتے ہیں مثال کے لیے سورہ فاتحہ کا نثری ترجمہ پیش خدمت ہے:

سورة فاتحه مكيه قبل مدنيه وهى سبع آيات

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

میں شروع کردا ہاں اس سورت فاتحہ نوں نال نام اللہ بڑے رحم (ترس)

کرنوالے (گلد ے) رحیم (مومناں) دے۔

الحمد للّٰہ ربّ العالمین ۔

(آکھو) ہر صفت (ثنا) واسطے اللہ ربّ (پالنوالے) کل حیواناں (یا ہر شے) جہانا ندے ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

جو بڑا رحم والا وچ دُنیا دے کل تے ہے تے آخر نوں رحیم (مومنا نتے) ہے

ملك یوم الدین ۔

مالک دن (یا وقت) جزا (سزا) دے دا ہے

ایاك نعبدو و ایاك نستعین ۔

تیری ہی عبادت (پوجا) کردے ہاں (ذکر تے ہورتھیں) اتے (ہرکارے) تیتھیں ہی مدد منگدے ہاں۔

اھدنا الصراط المستقیم ۔

راہ دکھا سانوں راہ سدھا (آپنا اسلام دا)

صراط الذین انعمت علیھم ۔

راہ (نبیاں ولیاں دا) جنہاں تے آپ نے انعام کیتا ہے

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔

نہ (راہ کافراں تے یہود تے ہوردا) جنہاں تے غضب کیتا گیا ہے تے نہ

(راہ) گمراہاں (نصاریٰ تے ہوردا) (۶)

پہلا حاشیہ:

پہلے حاشیے میں قرآنی متن کی پنجابی نظم میں منظوم تفسیر تحریر کی گئی ہے۔اس سلسلے میں سورہ فاتحہ کی شانِ نزول کا ذکر کرتے ہوئے مفسر درج ذیل انداز اختیار کرتے ہیں:

ھو العُلیٰ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ و آلہ و اصحابہ و تسلیم

سورت فاتحہ

سورت فاتحہ مکی بعضے کہن مدینے آئی   آیت ست ستائی کلمے وچہ شمارے آئی

اکسو چالیہ حرف تمامی اسدے سنو پیارے ستویں آیت غیروں گن کے عالم کرن نتارے

بعضے ستویں بسم اللہ نوں کرن شمار بھراؤ سنداں ہر اک واضح رکھدا روے شور مکاؤ (۷)

دوسرا حاشیہ:

دوسرے حاشیے میں مولوی محمد عمر اتالیہ سورہ فاتحہ کے حوالے سے مختلف احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی ضرورت واہمیت یوں واضح ہیں:

> انس رضی اللہ عنہ راوی ہے انس رضی اللہ عنہ آکھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تے ابوبکر تے عمر تے عثمان رضی اللہ عنہم شروع کردے سن قرأت الحمد تھیں یعنی بسم اللہ ہولی پڑھدے سن (متفق علیہ یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم) اگے اک دعا درج کیتی اے ''بسم اللہ تربتہ ارضنا بریقة بعضنا یشفیٰ سقیماً باذن ربنا '' عائشہ راوی ہے جس وقت شکایت کرے انسان کسے شئے پھوڑے پھمنی دی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا.... .(اک ہور دعا درج اے)''بسم اللّٰہ ارقیك من کل شیءٍ یُؤذِیُكَ مِنُ شَرّ کُلّ نَفُسٍ اَوُ عَیُنٍ حَاسِدِ اَللّٰہ یَشُفِیُكَ بِسُمِ اللّٰہِ اَرُکیكَ''ابی سعیدؓ راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار سھن جبرئیل علیہ السلام نے دم کیتا ایہہ دُعا پڑھی۔ بسم اللّٰہ بسم اللّٰہ بسم اللّٰہ اعوذ باللّٰہ وقدرتہ مِن شَرّما اَجِدُ وَاُحَاذِرُ''۔(۸)

تیسرا حاشیہ:

اس حاشیے میں بھی احادیث مبارکہ سے استفادہ کیا گیا ہے نیز احادیث کی روشنی میں مختلف واقعات بھی درج کرتے ہیں:

> سورہ فاتحہ بارے ابن عباس رضی اللہ عنہ توں روایت وچ ساڈے جبرئیل پاس آپدے آ بیٹھا آپ نے اپنے سردے اُتوں کھڑک سنیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اوٹھا کے ایہ حدیث ارشاد فرمائی سی.....(۹)

چوتھا حاشیہ:

تفسیر امینی کا چوتھا حاشیہ سب سے باہر کی طرف درج ملتا ہے۔ اس کے اندر موجود عبارت بھی متن قرآنی کی تشریح و توضیح کے حوالے سے ارشاداتِ نبوی، اقوال صحابہ وائمہ اکرام نیز دیگر تفاسیر سے منقول روایات وعبارات سے مسائل کی وضاحت کی گئی ہے اس سلسلے میں تفسیر عروفی کی درج ذیل عبارت موجود ہے:

> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی فاتحہ گویا اُس نے پڑھ لیا ہے

قرآن ساراہی۔(عرونی)(۱۰)

مسئلہ:

نیز مسئلہ کا عنوان دے کر ''ثنا'' ضرورت واہمیت کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت شدہ حدیث مبارکہ درج ہے:

سبحانك اللّٰهم (ت ابو ابن) سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك۔ حضرت عائشه رضى الله عنها راوی ہے......(۱۱)

اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں محمد عمرا تالیہ جس صفحہ پہ جتنا قرآنی متن درج کرتے ہیں اس کا نثری اور منظوم پنجابی ترجمہ نیز وضاحت کے لیے مختلف تشریحات، مسائل کے حل کے لیے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ وائمہ اکرام مختلف حاشیہ جات کی صورت میں اپنا موقف کمال خوبی اور حسن ادا سے بیان کر دیتے ہیں۔

عالمانہ تفسیر:

تفسیر محمد امینی کا مطالعہ کرتے ہوئے۔ یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر چہ مفسر نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ان کی تفسیر عوام وخواص یعنی ہر طرح کے لوگوں کے لیے ہے۔لیکن جب حاشیہ جات میں درج کردہ عبارات کا جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ مفسر نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اسلاف سے منقول مختلف طرح کی روایات اور تشریحات کو درج کر کے اسے ایک عالمانہ اور فاضلانہ تفسیر بنا دیا ہے اس کے اندر جو نکات اور فوائد بیان کیے گئے ہیں ان سے مکمل مگر صحیح لطف اور فائدہ زیادہ تر عالم فاضل لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ عام لوگوں کا ذہنی معیار اتنا بلند نہیں ہوتا کہ وہ علمی نکات اور وضاحتوں سے کماحقہ واقف ہوں اگر چہ مفسر اپنے تئیں تشریحی الفاظ اور کلمات کا سہارا لے کر اپنی بات کو سادہ اور سہل بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تفسیر محمد امینی کا ایک پہلو البتہ ضرورت کھٹکتا ہے وہ کہ ایک صفحہ کے اندر اتنے زیادہ حاشیے دے کر عبارت کو بہت باریک خط میں درج کیا گیا ہے جس سے استفادہ کرنے والے کے لیے مشکل پیدا ہوگئی ہے۔ جس صفحہ کا بھی مطالعہ کرنا ہو اسے کئی پہلوؤں سے گھما پھرا کر بڑے غور سے دیکھ کر اصل بات تک پہنچنا پڑتا ہے۔ باریک لکھائی اور حاشیہ آرائی کی کثرت سے عبارت بوجھل اور تفہیم میں مشکل پیدا ہوگئی ہے۔ بہر حال اپنے تفسیری اسلوب اور عالمانہ انداز بیان کی بنا پر یہ تفسیر علمی حلقوں میں بہت پذیرائی رکھتی ہے۔ مثلاً:

الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنۡ يُوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡأَرۡضِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخَاسِرُوۡنَ ۔

(فاسق) جو تروڑ دے ہین عہد اللہ دا (میثاق والا یا ایمان رسولاں والا یا بیعت والا) پچھے عہد کرنے اپنے دے تے قطع کرسٹ دے ہین جو (رحم رشتے نو)۔ امر کیتا ہے اللہ نے اُسدے

جوڑن داتے (لوکاننوں ایمانوں پھیر کے) فساد پاندے ہین۔(۱۲)
قولہ تعالیٰ الذين ينقضون (صفتاں فاسقاندیان فاسق عہد تروڑ دے قطع رحم بھی کردے ہین
(ق) لكل غاد ريواءٌ يوم القيامة يعرف به) انس راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ہر اک عہد توڑنے والے نوں نشان ہووے گا دن قیامت دے پچھا تا
جائے گا اس تھیں۔(۱۳)

مسلکی رجحان:

ہر مفسر تفسیر لکھتے ہوئے اپنے مسلک کو پیش نظر رکھتا ہے۔ محمد عمرا طالیہ مسلک و مشرب کے لحاظ سے فقہ حنفیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ حضرت امام ابوحنیفہ کو اپنا استاد اور رہنما سمجھتے تھے چنانچہ اپنے اشعار میں ''اہل سنت'' کا لفظ سب سے قدیمی قرار دیتے ہیں۔ اسے اپنے اسلاف سے مروج سمجھ کر اپناتے اور سراہتے ہیں۔ ان کا ذاتی خیال اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جو لوگ اپنے لیے ''اہل حدیث'' کی ترکیب استعمال کرتے ہیں ۔انھیں یہ ضرور جان لینا چاہیے کہ ''حدیث'' کا لفظ عام بات چیت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو اصل اور قدیمی ترکیب ''اہل سنت وجماعت'' ہی اختیار کرنی چاہیے۔ اپنے اشعار میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حنفی تھیں کوئی عار نہ ہرگز نہ ہے بدعت کائی — تابعداری ربّ رسول استاد حنیفیوں پائی
حنفی نام انہاندا نسبت استادوں رکھوایا — دینوں ناہیں ملک دینے دا ربّ رسول سہایا
کلام الٰہی اتے رسولوں کس نے منع کرائے — اکثر بیلی انہاں تائیں ہتھ نہ لاندے پائے
اینویں اکثر ایہن اہل حدیث نساندے — حدیث رسولوں نام سوہنا ہے حالے نظر نہ پاندے
حدیث لفظ ہے عام تمامی گلاں باتاں آوے — اہل سنت جماعت لفظ قدیمی علمی والیاں بھاوے (۱۴)

دعوتی رجحان:

محمد عمرا تالیہ کی تفسیر محمد امینی کی سب سے بڑی خوبی یا طرہ امتیاز مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ ان کا تفسیر لکھنے کا بنیادی مقصد صرف اور صرف اسلام کی تبلیغ تھا۔ انھوں نے اپنی تفسیر لکھنے کا آغاز انیسویں صدی کے آخری دو عشروں میں کیا تھا اور یہ بیسویں صدی کے بالکل شروع میں چھپ کر منظر عام پر آ چکی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب قرآن مجید کے پنجابی تراجم اور تفاسیر نہایت ذوق شوق سے لکھے جا رہے تھے۔ انگریز ہندوستان میں اپنے قدم آہستہ آہستہ مضبوطی سے جما رہا تھا۔ انگریزی اقتدار کی سطوت اور شوکت دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی اور اس کی چھتری تلے عیسائی پادری

اور مشنریاں عیسائیت کی تبلیغ میں بڑی سرگرمی اور زور شور سے حصہ لے رہے تھے۔مسلمانوں کے پڑھے لکھے افراد جدید تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر روشن خیالی اور معاشرتی رواداری کو مسلمانوں کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری سمجھتے تھے چنانچہ یہ لوگ دینی عقائد اور اسلامی نظریات کو نت نئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے اس کے مقابلے میں دین کے علمبردار لوگ قدامت پرست، رجائیت پسند اور لکیر کے فقیر سمجھے جاتے تھے۔جدید تعلیم سے آراستہ روشن خیال حضرات مناسب اور ضروری دینی رہنمائی کی عدم موجودگی میں تشکیک اور الحاد کی بناد پر گمراہی اور بے راہ روی کی وجہ سے اندھیرے گڑھوں میں گرتے جا رہے تھے چنانچہ اردو زبان کی طرح پنجابی زبان میں بھی قرآن مجید کے ہر تر جمہ نگار اور مفسر کی یہ سر توڑ اور بھرپور کوشش رہی کہ لوگوں کو دین کے اصلی روپ سے متعارف کروایا جائے اس کے لیے سب سے پہلے ضرورت تھی کہ ہر شخص قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کی تفہیم حاصل کرنے کا شوق اپنے دل میں پیدا کر لے۔اس حوالے سے مذہب اسلام اور دین کی سمجھ بوجھ کے لیے ایک منفرد دعوتی انداز اپنایا گیا۔جب ہم تفسیر محمدامینی کو اس حوالے سے دیکھتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہاں بھی یہ دعوتی رجحان خصوصی طور پر اختیار کیا گیا۔چونکہ انگریزی اقتدار کے دوام اور پائیداری کے لیے ضروری تھا کہ اسلام کا ایک بنیادی اور اہم تصور جہاد ہے لہٰذا اس کو ایک بغاوت سمجھا جائے اور جگہ جگہ اس حوالے سے مسلمانوں کو باور کروایا جاتا تھا کہ آج کے زمانے میں جہاد کی ضرورت نہیں اور جو لوگ ہندوستان کو دارالحرب قرار دیتے ہیں وہ دین کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتے بلکہ اس سے دوسرے لوگوں کے لیے مسائل پیدا کرتے ہیں۔اس حوالے سے تفسیر امینی میں سورہ ال عمران کی آیات نمبر ۱۰۴ سے مثال پیش خدمت ہے :

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

اتے تو ہا تھیں اک امت بلاون (لوکانوں) طرف خیر (طرف توحید تے ہر کل خیر) امر کرن (وصل توحید) تے سارے عملاں مشہور) معروف دا تے منع کرن (گل) منکر (برپائی تے شرک) ایسے لوک ای خلاصی پانے والے ہین۔(۱۵)

سورہ آل عمران کی اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے مفسر نے ''تفسیر معالم'' سے عبارت نقل کی ہے جو کچھ یوں ہے:

من امر بالمعروف و نھی عن المنکر فھو خلیفۃ اللّٰہ و خلیفۃ رَسُولِہٖ

(معالم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو امر کرکل نیک کاراں مشہور معروف دا تے منع کرے بُرے کماں تھیں سوا وہ خلیفہ اللہ

و خلیفۃ کتابہ

دا ہے تے خلیفہ رسول اللہ دا ہے تے خلیفۃ اللہ کتاب اللہ دی ہے۔

جہاد افضل ہے امر معروفوں حضرت علیؓ سنائی
بُرے کماندی نہی آئی ہے وچہ مدارک سائی (۱۶)

فقہی رجحان:

تفسیر محمد امینی اپنی نوع کے اعتبار سے فقہی تفسیر سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس میں فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی ضرورتوں اور دینی مسائل کے حوالے سے قرآن و حدیث کے علاوہ فقہی کتب سے بھی رہنمائی لی گئی ہے۔ فقہی مسائل کے حل کے لیے قیاس اور اجماع کی راہ بھی اختیار کی گئی ہے۔ مثلاً قصاص کے حوالے سے وہ یوں وضاحت کرتے ہیں:

> وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔
>
> اتے واسطے تُہاڈے وچہ (حکم) قصاص دے حیاتی ہے اے عقل والیو (مومنو) اس واسطے جو متقی (خوف والے) بنو۔
>
> تفسیر (حاشیہ نمبر ۲) ولکم فی القصاص (قصاص حیاتی ہے تقویٰ ہے) (ق) حدیث عبداللہ بن مسعود راوی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں حلال ہوندا ہے خون آدمی مسلمین دا جو شہادت ادا کرے نہیں کوئی خدا رسول اللہ دے تے میں رسول اللہ دا ہاں سوا تیرے خون دے نفس بدلے نفس دیجو مار یا جائے جان کے۔ (۱۷)

اسی طرح خواتین کے حوالے سے مسائل بیان کرتے ہوئے ایام ناپاکی کے حوالے سے مسائل پوری وضاحت سے پیش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے قرآنی آیات اور پھر اس کی وضاحت میں حدیث مبارکہ کو یوں پیش کرتے ہیں:

> وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔
>
> سوال کردے ہین آپ توں حالت حیض دی تھیں سنا وُجی ایہ حیض اذیت (بیماری) ہے سو جدا رہو (صحبتوں) عورتاں تھیں حال حیضد ے تے نہ قریب جاؤ عورتاں دے (صحبتوں) جدتائیں نہ پاک ہون (ہتھ لانا پاس سونا جائز ہے) پھر جس وقت پاک ہون غسل کرلین سو صحبت کروانہاں تھیں جس راہ تھیں امر کیتا ہے تہانوں اللہ نے سچ (چ) اللہ محبت کرے توبہ کرن والیاں تے محبت کرے پاک رہن والیاں تھیں۔ (۱۸)

اس آیت کی وضاحت میں حضرت عائشہ، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت کردہ احادیث مبارکہ کا حوالہ دے کر قرآن کی مجید کی مذکورہ بالا آیات مبارکہ کی تشریح و توضیح کر دیتے ہیں:

تفسیر: ویسئلونک الخ ..... ھذا شئٌ کتب اللّٰہ عَلٰی بنات آدم۔ عائشه رضی الله عنها راوی ھیں رسول الله صلی الله علیه و آلہٖ و سلم نے فرمایا ایہہ شے فرض کیتی ہے اللہ نے بیٹیاں آدم تے (م) انس رضی اللہ عنہ راوی ہے یہودیاں دیاں عورتاں نوں جس وقت حیض آوندا سی نہ کھاندے سن انہاں تھیں نہ جماع کردے سن انہاں تھیں گھریں اصحاباں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیاں نے سوال کیتا تے ایہہ آیت نازل ہوئی......ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھیں آپ صلی الله علیه و آلہٖ و سلم نے فرمایا ہے جو صحبت کرے حائض تھیں یا عورت تھیں دُبروں یا سچا سمجھے کاہن (جوگی رملی وغیرہ) نوں سو منکر ہویا قرآن دا۔ (۱۹)

اسی طرح سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۷۵ کا ترجمہ اور تفسیر اور سود کے بارے میں احکامات قرآن وحدیث کی روشنی میں دیئے گئے ہیں۔ اس تفسیر کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ مفسر عمراتا لیہ زیادہ تر مختلف قرآنی آیات کی تفسیر وتشریح کے لیے قرآن وحدیث ہی سے استنباط اور استفادہ کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

تیمّم:

دین اسلام میں پانی کی عدم دستیابی یا بیماری کی حالت میں پانی کے استعمال سے پرہیز کرنے کی صورت میں پاکی یا طہارت حاصل کرنے کی شرط کس طرح پوری کی جاسکتی ہے ہمارے دین میں اس سلسلے میں بہت سہولت فراہم کی گئی ہے جسے تیمّم کا نام دیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہوئے تیمّم کے مختلف مسائل کو بیان کرتے ہیں۔

یَـا أَیُّھَـا الَّـذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوْا الصَّلاَۃَ وَأَنتُمْ سُکَارَی حَتَّیَ تَعْلَمُوْا مَا تَقُولُوْنَ وَلاَ جُنُباً إِلَّا عَـابِـرِیْ سَبِیْلٍ حَتَّیَ تَغْتَسِلُوْا وَإِنْ کُنْتُمْ مَّرْضَی أَوْ عَلَی سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنْ الْـغَـآئِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُوْا مَاء فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْداً طَیِّباً فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَأَیْدِیْکُمْ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوّاً غَفُوْراً ۔

اے (مومنو) جو (اللہ تے رسول اللہ تے) ایمان لیائے ہو نہ قریب جاؤ نماز دے جس حال تسیں سکروں نشی ہووتا جو جان لیو کلام نوں جو بولدے ہو تے نہ جنبی سوا مسافر دے جد تکن نہ غسل کرلیو تے جے ہو و مریض یا مسافر یا آوے کوئی توہاڈا حاجت بول جائے ضرور تھیں یا تساں صحبت کیتی ہے عورتاں تھیں تے نہیں تساں پایاں ہے پانی سو تیمّم کرو مٹی پاک (طیّب) تھیں پھر (نال ضرب پہلی دے) مسح کرو منہاں آپنیاں توں تے (دوسری دے) ہتھاں اپنیاں توں بیچ (مُچ اللہ معاف کرنے والا بخش ہار ہے) بڑا۔ (۲۰)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عائشہ سے روایت جس میں حمیل (گلے کا ہار) گم ہو جانے کی بنا پر

قافلے کے ساتھ روانگی میں دیر ہوگئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم کو ان کے انتظار میں رکنا پڑا اس علاقے میں پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے تیمّم کا حکم نازل ہوا اسی حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت کو پیش کرتے ہیں:

> ایس آیت دی تفسیر وچ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی روایت وچ حمیل (گلے دا ہار) گم ہون پاروں قافلے نوں دیر ہوگئی پانی نہ ملیا تے فیر وضوئی تیمّم دا حکم آیا۔ایسے طرح ابوموسیٰ اشعری رحمتہ اللہ علیہ دی روایت کردہ حدیث وی وضاحت لئی لیاندی گئی اے۔(۱۹)

تفسیر محمد امینی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک بھرپور ماثوری علمی،فکری اور دعوتی تفسیر ہے۔انیسویں صدی کے آخر میں مولانا محمد عمرا تالیہ نے پنجابی زبان میں یہ تفسیر لکھ کر بعد میں آنے والے پنجابی مفسرین کے لیے فن تفسیر نگاری کا ایسا رجحان عام کیا۔کیونکہ ان سے پہلے پنجابی زبان میں صرف ''تفسیر محمدی'' ایک اہم کاوش تھی۔اس سے جہاں مقامی زبان میں دین کی روشنی پھیلی وہاں پنجابی زبان وادب میں مختلف دینی مسائل کو پیش کرنے کا رواج بھی بڑھا۔اس عہد میں پنجابی زبان کی املا کو دیکھا جائے تو تفسیر امینی میں مفسر نے لفظوں کو زیادہ تر ملا کر لکھا ہے۔ مثلاً ''پالنوالے''،''کرنوالے''،''تیتھیں''،''آپدے'' وغیرہ۔ان سے پہلے لکھی جانے والی ''تفسیر محمدی'' اگرچہ مکمل طور پر منظوم تفسیر ہے۔لیکن ''تفسیر امینی'' میں نظم سے زیادہ نثری اثرات غالب ہیں۔''تفسیر محمدی'' میں قدیمی پنجابی زبان استعمال ہونے کی وجہ سے مشکل پسندی در آئی ہے جبکہ ''تفسیر امینی'' میں زبان سادہ اور رواں ہے البتہ دینی اور فقہی مسائل کی تشریحات اور حاشیہ آرائی کی کثرت سے قاری مشکل میں پڑ جاتا ہے۔لیکن نثر میں ایسے علمی اور فقہی مسائل کو پیش کرنے کا رجحان ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔

حواشی:

۱۔ ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ نے دسمبر ۲۰۰۱ء میں قرآن نمبر شائع کیا تھا۔اس کی تیسری جلد میں صفحہ نمبر ۴۷۱ تا ۴۸۰ پہ جناب محمد عالم مختار حق کی مرتب کردہ فہرست تراجم و تفاسیر قرآن مجید (مکمل یا نامکمل) میں پنجابی تفاسیر کے حوالے سے سریل نمبر ۴۰ پہ تفسیر محمد امینی کا ذکر ملتا ہے۔

۲۔ عمرا تالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی کے ٹائٹل پہ یہ عبارت موجود ہے جس کے آخر پر مہر نما دستخط موجود ہیں یہ تفسیر امینی کا ذکر ملتا ہے۔

۳۔ عمرا تالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،ملقب نور علی نور،جلد پہلی (لاہور: رفاع عام پریس،۱۳۱۸ھ)،ٹائٹل صفحہ

۴۔ عمرا تالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،ص:۲

۵۔ عمرا تالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،ص:۲

۶۔ عمرا تالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،ص:۴

۷۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴
۸۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴
۹۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴
۱۰۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴
۱۱۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴
۱۲۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ، (سورہ البقرہ،آیت،۲۷)،ص:۴۲
۱۳۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴۲
۱۴۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۴۲
۱۵۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ، (سورہ آل عمران،آیت،۱۰۴)،ص:۹۰
۱۶۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۹۰
۱۷۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،(سورہ البقرہ،آیت،۱۷۹)،ص:۴۵
۱۸۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی،ص:۴۵
۱۹۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،(سورہ البقرہ،آیت،۲۲۲)،ص:۵۶
۲۰۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ص:۵۶
۲۱۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ، (سورہ النساء،آیت،۴۳)

مآخذ:

۱۔ عمراتالیہ،محمد،تفسیر محمد امینی ،ملقب نورعلی نور،جلد پہلی،لاہور: رفاع عام پریس،۱۳۱۸ھ
۲۔ محمد لکھوی،حافظ، تفسیر محمد ی،س ن
۳۔ سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر)،لاہور: دسمبر،۲۰۰۱ء

☆☆☆